قرآن مجید کی کل آیات، اختلاف کیوں

ابو نور محمد اجمل ۔ جدہ

جمعہ یکم اگست 2008ء کو روشنی میں جناب طارق اقبال سوہدروی "جدید سائنس، قرآن مجید سے ہم آہنگ" کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ "قرآن مجید کی کم وبیش 6666 آیات ہیں" فاضل مصنف جو سائنس و قرآن میں تقابل جیسے مشکل موضوع پر تحقیق کر رہے ہیں اور ایک کتاب بھی چھاپ رہے ہیں مگر آیات کی تعداد پر تحقیق کی بجائے سنی سنائی تعداد لکھ کر ساتھ میں کم وبیش لکھا ہے حالانکہ کم وبیش کا لفظ کسی بھی چیز کی بے یقینی کو ظاہر کرتا ہے جیسا کے انبیاء ورسل کی تعداد کے لئے کم وبیش ایک لاکھ 24 ہزار کی تعداد استعمال کی جاتی ہے اس لئے کہ ان کی صحیح تعداد صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ جتنے بھی انبیاء ورسل ہیں ان سب پر ایمان لانا ہے مگر بے یقینی کا یہ معاملہ قرآن مجید کے ساتھ نہیں ہوسکتا۔

اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم تمام آیات جو قرآن مجید میں موجود ہیں اور جن کی تعداد 6236 ہے پر ایمان رکھیں کیونکہ قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لی ہے اور اس میں کمی بیشی ممکن نہیں۔ ذیل میں تمام سورتوں کے نام اور ان کی آیات کی تعداد لکھ کر ایک قدیم غلطی کو رفع کیا جا رہا ہے۔ فاتحہ 7، البقرہ 286، آل عمران 200، نساء 176، مائدہ 120، انعام 165، اعراف 206، انفال 75، توبہ 129، یونس 109، ہود 123، یوسف 111، رعد 43، ابراہیم 52، حجر 99، نحل 128، بنی اسرائیل 111، کہف 110، مریم 98، طہ 135، انبیاء 112، حج 78، مومنون 118، نور 64، فرقان 77، شعراء 227، نمل 93، قصص 88، عنکبوت 69، روم 60، لقمان 34، سجدہ 30، احزاب 73، سباء 54، فاطر 45، یٰسین 83، صافات 182، ص 88، زمر 75، مومن 85، حم السجدہ 54، شوریٰ 53، زخرف 89، دخان 59، جاثیہ 37، احقاف 35، محمد 38، فتح 29، حجرات 18، ق 45، ذاریات 60، طور 49، نجم 62، قمر 55، الرحمٰن 78، واقعہ 96، حدید 29، مجادلہ 22، حشر 24، ممتحنہ 13، صف 14، جمعہ 11، منافقون 11، تغابن 18، طلاق 12، تحریم 12، ملک 30، قلم 52، حاقہ 52، معارج 44، نوح 28، جن 28، مزمل 20، مدثر 56، قیامہ 40، دہر 31، مرسلات 50، نباء 40، نازعات 46، عبس 42، تکویر 29، انفطار 19، مطففین 36، انشقاق 25، بروج 22، طارق 17، اعلیٰ 19، غاشیہ 26، فجر 30، بلد 20، شمس 15، لیل 21، ضحیٰ 11، انشراح 8، تین 8، علق 19، قدر 5، بینہ 8، زلزال 8، عادیات 11، قارعہ 11، تکاثر 8، عصر 3، ہمزہ 9، فیل 5، قریش 4، ماعون 7، کوثر 3، کافرون 6، نصر 3، لہب 5، اخلاص 4، فلق 5، ناس 6۔ یہ ہوئیں کل 6236 آیات جبکہ ہم بچپن سے پڑھتے آئے ہیں کہ قرآن مجید کی 6666 آیات ہیں جو کہ بالکل غلط ہے۔

بسم اللہ کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے کہ یہ ہر سورت کی مستقل آیت ہے یا نہیں۔ قراء مکہ و کوفہ کے نزدیک یہ ایک مستقل آیت ہے سوائے سورہ توبہ کے کہ جس کے شروع میں بسم اللہ نہیں اور قراء مدینہ، بصرہ و شام کے نزدیک یہ آیت نہیں سوائے سورہ نمل آیہ 20 کے (تفسیر الفاتحہ، ترجمہ و تفسیر احسن البیان بحوالہ فتح القدیر) فرض کیا اگر ہم بسم اللہ کو بھی آیت مان لیں تو یہ کل 113 آیات ہوئیں۔ یوں یہ تعداد 6349 بنتی ہے۔ قرآن مجید میں یہ بھی ذکر آیا ہے کہ کچھ آیات منسوخ بھی ہوئی ہیں جس کے بارے میں بھی اختلاف ہے کہ کتنی آیات ہیں۔ زیادہ اعتبار 5 آیات کا ہے (البقرہ 106، ترجمہ و تفسیر الفوز الکبیر مصنفہ شاہ ولی اللہ) اب ہم اگر ان 5 آیات کو بھی جمع کر لیں تو بھی یہ تعداد 6354 تک پہنچتی ہے۔ کسی صورت میں بھی یہ تعداد 6666 تک نہیں پہنچتی۔